

فوائد

عبادت کی ایک متروک قسم:
تفکر اور عبرت

از: کتاب الزهد و الرقائق

مؤلفہ عبداللہ بن المبارکؒ

اثر282:

محمد بن کعب قرظی سے، انہوں نے کہا:

اللہ کو جب کسی بندے کی بھلائی منظور ہو تو وہ اس کو تین خصلتیں بخش دیتا ہے:

- دین میں ایک گہری سمجھ،
- دنیا کے بے وقعتی اور کم مائیگی، اور
- خود اپنے عیوب پر نظر ٹک جانا۔

اثر283:

خلف بن حوشب سے، کہا:

عیسیٰ بن مریمؑ نے اپنے حواریوں سے کہا تھا:

بادشاہوں نے جس طرح علم اور دانائی تمہارے لئے چھوڑ دی ہے، اسی طرح تم بھی 'دنیا' ان کیلئے چھوڑ دو۔

اثر285:

حسن بصری سے، انہوں نے کہا:

بہترین اعمال میں سے ہے: آدمی کا ورع کرنا اور تفکر اختیار کرنا۔

اثر286:

عون بن عبداللہ سے، کہا: میں نے ام الدرداء سے دریافت کیا: ابوالدرداء کونسی عبادت سب سے زیادہ کرتے تھے؟ کہا: تفکر اور عبرت۔

اثر287:

عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن موہب سے، انہوں نے کہا:

میں نے سنا محمد بن کعب قرظی کو یہ کہتے ہوئے:

''مجھے یہ کہیں عزیز ہے کہ میں پوری رات اذا زلزلت الارض اور القارعة پڑھتے ہوئے نماز میں گزار دوں، اور اس سے زیادہ کچھ بھی تلاوت نہ کروں، بس پلٹ پلٹ کر انہی دو سورتوں پہ سوچتا رہوں اور انہی پہ غور کرنے میں رات پار کردوں ...... بہ نسبت اس بات کے کہ میں سر ہلا ہلا کر ایک ہی رات میں پورا قرآن پڑھ جاؤں!''

اثر288:

عکرمہ سے عن ابن عباس، انہوں نے کہا:

دو رکعتیں نہ بہت لمبی نہ بہت مختصر، جن میں خوب تفکر کیا گیا ہو، وہ اس سے کہیں بہتر ہیں کہ آدمی پوری رات قیام میں گزار دے، جبکہ دل غیر حاضر ہو۔

اثر289:

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے، انہوں نے کہا:

تین باتیں ایسی ہیں کہ اگر کسی میں پائی جائیں تو وہ بڑا ہی صاحبِ خیر اور مقتصد شمار ہوگا:

- یہ کہ فرض چیزیں خدا کے حق میں وہ ساری پوری کرتا ہو،
- یہ کہ بدی سے صاف بچ کر رہتا ہو، اور
- یہ کہ خدا کے معاملے میں غفلت کے لمحات اس پر کم سے کم آتے ہوں

اور یہ تین باتیں بھی دامن میں باندھ لو:

- کوئی خیر جو تمہاری ضرورت ہو، تمہاری نظر میں 'معمولی' نہ ہونی چاہیے
- کوئی شر جس سے تمہیں بچ کر رہنا ہے، تمہاری نگاہ میں 'چھوٹی بات' نہ ہونی چاہیے۔
- کسی گناہ کو جو تم سے سرزد ہو گیا ہو اتنا بڑا نہ جانو کہ اس پر خدا سے مغفرت ملنا تمہاری نظر میں بعید ہو یا اس پر استغفار کرنا تمہارے لئے بھاری کام!

اور ہاں، سرگرمیِ بے کار سے بے حد دور رہو۔ اس سے نہ تو دنیا میں تم کوئی ہدف حاصل کر سکو گے اور نہ آخرت کی کوئی خیر اور نہ تم اپنے مالک کو اس سے خوش کرو گے۔

اور یاد رکھو، دوزخ محض اس لئے وجود میں آئی کہ وہ مالک کی ناخوشی کا انجام ٹھہرے۔ پس میں تمہیں مالک کی ناخوشی سے حد درجہ ڈرا دینا چاہتا ہوں۔